قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 30 اپریل 2022ء | 28 رمضان 1443 ہجری قمری | 30 شہادت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 103

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) ان کے لیے (سال میں) دو دن ہیں جن میں وہ کھیلتے کودتے ہیں تو آپ نے پوچھا: یہ دو دن کیسے ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں کھیلتے کودتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہیں ان دونوں کے عوض ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیئے ہیں: ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن۔

(ابو داؤد کتاب تفریح ابواب الجمعة باب صلاة العیدین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

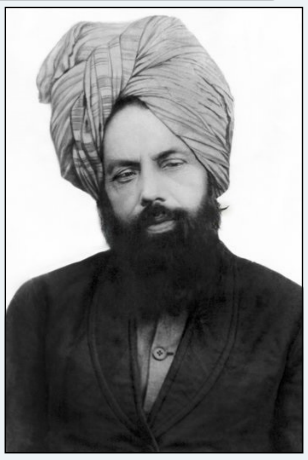

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اُس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اِس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جن کے رُو سے اُس کو یقین آجائے کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ اُن کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اِس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالا تر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہوسکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دُور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراطِ مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزارہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے بلکہ اُن کا خدا اُنہی کی ایک ایجاد ہے اس لئے خدا کے اُس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو اُن کے دام تزویر سے چھڑائے اس لئے اُس نے اپنے اِس مسیح کو بھیجا تا وہ دلائل کے حربہ سے اُس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 143-144)

ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ، جملہ قارئین و احباب جماعت کو عید مبارک

ارشاد باری تعالیٰ

یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰٮکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ

(البقرہ: 186)

ترجمہ: اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

’’یاد رکھنا چاہیے کہ عید اصل میں خوشی کا نام ہے اور خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کسی کام میں کامیابی حاصل کرے۔ اگر کامیابی نہیں تو کون عقل مند ہے جو خوش ہو گا بلکہ الٹا ناکامی پر روئے گا۔ پس عید کو بھی ہمیں اسی طرح دیکھنا ہو گا۔ جب کوئی عید مناتا ہے تو اصل میں وہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ کامیابی کا دعویٰ ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا حقیقت میں کامیابی ہے اور کیا اس کامیابی کی وجہ سے اسے حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عید منائے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک دن ہم عید کا مقرر کر کے اس دن ہم اچھے کپڑے پہن لیں، کھانا پینا اچھا کر لیں، ظاہری طور پر رونق لگا لیں، شور شرابا کر لیں، دعوتیں کھا لیں اور کھلا دیں۔ ان سب چیزوں میں ہم کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔ یہ سارے کام مفت نہیں ہوتے۔ تو جس عید پر ہم صرف خرچ کرتے ہیں اور وہ ہمیں کچھ دے کر نہیں جاتی تو پھر وہ عید نہیں ہوسکتی۔ یا کچھ حاصل بھی کیا تو وقتی خوشی۔ عید تو وہ ہے جو ہمیں کچھ دے کر جائے‘‘

(خطبہ عید الفطر فرمودہ 24/ مئی 2020)

ایک اطلاع

قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ 2/ مئی 2022ء بروز پیر بوجہ عید الفطر الفضل شائع نہیں ہوگا۔

اس شمارہ میں

- ساقیا آمدن عید مبارک بادت (منظوم)
- عید کا سبق، غربا پروری
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- عید الفطر اور اس کے مسائل
- جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں
- یاد رفتگان - مکرم ملک فاروق احمد کھوکھر کا ذکر خیر

دربارِ خلافت

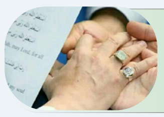

تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

میں اکثر مختلف جگہوں پر عاملہ کی میٹنگ میں کہا کرتا ہوں کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کے لئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ پس امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں تو اس سے جہاں ہماری مسجدیں آباد ہوں گی، نماز سینٹر آباد ہوں گے وہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور اپنے عملی نمونے سے افراد جماعت کی بھی تربیت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی ہوں گے۔ ان کے کاموں میں آسانیاں بھی پیدا ہوں گی۔ صرف باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس کام کرنے والے پہلے اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ان کے قول وفعل ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف:3) یعنی اے مومنو وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے‘‘۔ فرمایا کہ ’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 67 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا ’’یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو‘‘۔ اور ’’محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 77 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

عمل کے علاوہ اگر اور باتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کھول کر بتایا کہ ہمارے عمل اور قول میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ پس اس بات کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لینے والے سب سے زیادہ ہمارے عہدیدار ہونے چاہئیں۔ جہاں فاصلے زیادہ ہیں یا چند گھر ہیں اور مسجد یا سینٹر کی سہولت موجود نہیں وہاں گھروں میں نمازوں کا اہتمام ہوسکتا ہے اور عملاً یہ مشکل نہیں ہے۔ بہت سے احمدی ہیں جو اس کی پابندی کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی باقاعدہ خدمت بھی نہیں ہے۔ کسی عاملہ کے ممبر بھی نہیں ہیں لیکن اپنے گھروں میں اردگرد کے احمدیوں کو جمع کر کے نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ پس اگر احساس ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے اور ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن کریم میں بار بار تلقین کی گئی ہے۔

پس ہمیشہ عہدیداران کو یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھنے والے ہیں کہ کہیں ہمارے سپرد جو امانتیں کی گئی ہیں اور جو ہم نے خدمت کرنے کا عہد کیا ہے اس میں ہماری طرف سے کوئی کمی اور کوتاہی تو نہیں ہو رہی؟ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل:35) کہ ہر عہد کے متعلق ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہو گی۔ یہ عبادت تو ایک بنیادی چیز ہے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور اس کا حق تو ہم نے ادا کرنا ہی ہے۔ اس میں سستی تو، خاص طور پر عہدیداروں کی طرف سے بالکل نہیں ہونی چاہئے بلکہ کسی بھی حقیقی مومن کی طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جولائی 2016)

ساقیا آمدن عید مبارک بادت

احمدیت ہی ہے دنیا میں حقیقی اسلام
بات یہ بھی ہے کوئی آپ کو سمجھانے کی

مال قربان کیا جان بھی حاضر ہو گی
دیر ہے مرشد اسلام کے فرمانے کی

آپ بیتی مری دلچسپ ہے سن لیجئے گا
دل میں خواہش ہو کسی رات جو افسانے کی

رات دن تیرے ہی کوچہ میں پڑا رہتا ہے
زندگی ہے تو اسی میں ترے مستانے کی

لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں ہی لاکھوں کا رزق
خاک میں رل کے ترقی ہوئی یہ دانے کی

نہ تو مایوس ہی کرنا نہ ہی دامن بھرنا
اچھی ترکیب ہے عشاق کے تڑپانے کی

سچ ہے ایمان ہے خوف اور رجا کے مابین
ہے یہی رہ کسی منزل میں پہنچ جانے کی

نیکی دشمن سے بھی کر اور اسے دریا میں ڈال
عادت اچھی نہیں احسان کے جتلانے کی

باندھ کر زانوئے اشتر ہو توکل بہ خدا
یہ ہے تدبیر کسی گتھی کے سلجھانے کی

کوئی حاجت بھی ہو مانگ اپنے خدا سے دائم
کبھی خواہش نہ ہو مخلوق سے کچھ پانے کی

دل دکھایا کسی بے کس کا تو یہ یاد رہے
ہیچ ہے ہیچ ستمگر تری صدہا نیکی

دن کو روزے سے رہے رات دعا میں کاٹی
ہے خوشی سچی انہی لوگوں کو عید آنے کی

بھول جاؤ نہ سبق جو رمضان سے سیکھا
بات اکمل نے کہی ہے کسی فرزانے کی

ظہور الدین اکمل

(بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 10 نومبر 1939ء)

اداریہ

عید کا سبق، غرباء پروری

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آخری پارہ میں جہاں امام مہدی کی آمد کی علامات کا ذکر فرمایا ہے وہاں آخری زمانے کی بعض کمزوریوں کا ذکر بار بار کیا ہے جو بالخصوص امام مہدی کے دور میں پائی جانی تھیں۔ ان میں سے ایک یتیموں، مسکینوں اور غرباء کے حقوق کا ذکر ہے۔ جو بار بار ہوا ہے۔ یہی وہ سبق ہے جو رمضان سے ہمیں ملتا ہے اور عید کا موقع اس کا ایک عملی اظہار ہے۔ جیسے فرمایا۔

- رزق میں کمی کی وجہ، یتیم اور مسکین کی عزت نہ کرنا ہے۔
(الفجر:18)
- بلندی پر چڑھنے کا ذریعہ یتیم اور مسکین کی خبر گیری ہے گویا زینہ ہے۔ (البلد)
- ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو چھوٹی چھوٹی باتوں سے روکتے اور یتیم کو دھتکار تے ہیں۔ (الماعون)
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم پا کر پناہ دی۔ اور تلقین کی
فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ
(الضحیٰ:10-11)

اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہم اس پہلو سے تاریخ اور سیرت کے آئینہ میں دیکھتے ہیں تو آپ کے دو فرمان بہت واضح طور پر ملتے ہیں۔ اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ۔ اَلۡحُبُّ اَسَاسِیۡ

یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں تعلقات خواہ وہ کسی کے ساتھ ہوں آپ میں محبت ہمیشہ غالب رہی۔ انس چھایا رہا۔ اپنوں اور غیروں سے حسن سلوک اور پیار سے ہی پیش آتے آپ کو دیکھا گیا۔ تمام مخلوق سے آپؐ کا محبت بھرا سلوک تھا۔ کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ غریب ہو، امیر ہو یا کوئی سر براہ ہو برابری کا سلوک کرتے ہوئے محبت اور پیار کے پھول بکھیرے اور صحابہؓ کی بھی پھر اسی رنگ میں تربیت فرمائی۔ صحابہؓ نے بھی آپؐ کے نقش قدم پر محبت کے دیپ جلائے۔ پیار نچھاور کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ آپس میں میل ملاپ کے مواقع مہیا فرمائے۔ ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا۔ غمی خوشی میں شامل ہونا گویا ان کی غذائے ثانی بن چکی تھی۔ اور وہ ایک جسم ہو چکے تھے۔ ایک صحابی (خواہ وہ غریب ہو یا امیر) کی تکلیف تمام صحابہؓ کی تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اور خود آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کیفیت تھی کہ غرباء میں رہنا آپ پسند فرماتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔

وَابۡغُوۡنِیۡ فِی الضُّعَفَآءِ مجھے تلاش کرنا ہو تو غرباء میں تلاش کریں۔

ایک دشمن اسلام، آنحضور ﷺ کو غریبوں میں پا کر ایمان لے آیا تھا۔ وہ مدینہ میں یہ کہتا ہوا داخل ہوا کہ اگر محمدؐ غریبوں کے ساتھ ہوا تو وہ سچا ہو گا اور میں ایمان لے آؤں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم طبعی طور پر مساکین کے ساتھ دلی محبت رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ غرباء اس شمع کے گرد پروانہ وار جمع ہوتے گئے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تھی اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی۔ سرداران مکہ بسا اوقات آپؐ سے کہتے کہ ہماری شان ہمیں یہ اجازت نہیں دیتی کہ آپؐ کی ایسی مجالس میں شامل ہوں۔ جن میں ہم سے چھوٹے طبقے کے لوگ موجود ہوں۔ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَکَ وَاتَّبَعَکَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ
(الشعراء:112)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ
(انعام:53)

یعنی یہ غرباء جو آپؐ کے ارد گرد جمع ہو گئے ہیں ان کو مت دھتکار۔ یہ صبح و شام اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور ہر آن اللہ کی توجہ چاہتے ہیں۔ غرباء نے جب یہ آیت سنی تو بڑے فخر اور دلی مسرت سے یہ کہا کرتے تھے فِیۡنَا نَزَلَتۡ کہ یہ ہماری عزت افزائی اور تکریم کے لئے نازل ہوئی۔ اور کہا کرتے تھے کہ خدا کا یہ حبیب حضرت محمد ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل کر بیٹھا کرتا ہے اور قرب صحبت کا بعض اوقات یہ حال ہوتا ہے کہ آپؐ کا گھٹنا ہمارے گھٹنوں سے لگ جاتا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ (الکھف:29) ان کی طرف سے اپنی توجہ نہ پھیر لینا۔

آپؐ کا یہ اعلیٰ کردار ہی تھا کہ پہلی وحی پر جو آج سے 1400 سال قبل نازل ہوئی حضرت خدیجہ نے برملا طور پر یہ کہتے ہوئے تسلی دی تھی۔

کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخۡزِیۡکَ اللّٰہُ اَبَدًا، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحۡمِلُ الۡکَلَّ، وَتَکۡسِبُ الۡمَعۡدُوۡمَ، وَتَقۡرِی الضَّیۡفَ، وَتُعِیۡنُ عَلٰی نَوَائِبِ الۡحَقِّ

آپ رشتہ داروں کو جوڑتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں۔ صادق و صدوق ہیں۔ آپؐ بے نواؤں اور بے کسوں کا بوجھ اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔ آمدنی سے محروم لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر تُعِیۡنُ عَلیٰ نَوَائِبَ الحَقِّ کہ قحط اور وبائی بیماریوں میں مبتلا لوگوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اسی قسم کی گواہی آپؐ کے چچا ابو طالب نے اس وقت دی تھی جب آپؐ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا۔ خطبہ میں کہا۔ (شعر کا ترجمہ) محمدؐ کے باخدا ہونے کی وجہ سے قحط کے زمانے میں اس کے منہ کا واسطہ دے کر خدا کے حضور بارش نازل کرنے کی التجا کی جاتی ہے کیونکہ وہ یتامیٰ اور بیوگان کے لئے ملجا و ماویٰ ہے اور خود خدا نے گواہی دی تھی کہ مخلوق کا دکھ درد آنحضورؐ کو گراں گزرتا ہے اور ان کو چین نہیں پڑتا جب تک وہ ان کی تکالیف کو دور نہ کر لیں۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں مساکین سے محبت رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری زندگی مساکین کے درمیان گزرے اور جب میرا حشر ہو تو میں اپنے تئیں زمرہ مساکین میں پاؤں۔

مسجد نبویؐ میں رہائش رکھنے والے 100 کے قریب غرباء (جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے) کے خود کفیل و متکفل تھے۔ سفر و حضر میں ہر جگہ ناتوانوں کی مدد کرنا بہت ضروری سمجھتے تھے لکھا ہے کہ سفر کرتے وقت قافلے کے پیچھے پیچھے چلتے۔ کمزوروں کے لئے اپنی سواری کی رفتار کم کر لیتے۔ ناتوانوں اور غرباء کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے۔ بسا اوقات خود ساتھ پیدل چلتے۔ اور کہا کرتے کہ جس کے پاس زائد سواری ہے وہ اپنے نادار بھائی کو دے دے۔ جس کے پاس زائد زاد راہ ہے وہ اپنے ایسے بھائی کو دے دے جس کے پاس زاد راہ نہ ہو۔ اور امراء کو مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ ’’اللہ کی طرف سے مدد اور جو رزق دیا جاتا ہے وہ سب ضعفاء اور غرباء کی بدولت ہے‘‘ اور آج کارخانہ زندگی کو دیکھیں تو امراء اور صاحب ثروت لوگ ان غرباء اور گھر میں کام کاج کرنے والوں ہی کی وجہ سے سکھ اور آرام میں ہیں۔ اور گھر کا کاروبار چلانے کے لئے یہ غرباء اور ضعفاء کے محتاج ہیں کوئی باورچی ہے۔ کوئی مالی ہے۔ اور کوئی ڈرائیور ہے۔ جو اپنے آرام سے محروم رہ کر اپنے صاحب مالک کے آرام کے لئے کوشاں رہتا ہے اور یہ اس بات کے حق دار ہیں کہ آنحضورؐ کی اقتداء میں ان سے نرمی، محبت، پیار کا سلوک کیا جائے اور اس طرح کے دوسرے غرباء کا بھی خیال رکھا جائے۔

یہی وہ عظیم پیغام ہے ہم سب کے لئے اس عید کے موقع پر جس کا درس سارے رمضان میں ہمیں ملتا ہے اور رمضان کے آخر پر غرباء سے جذبہ ہمدردی اور ضعفاء کی دستگیری کے لئے فطرانہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور عید اس کا عملی نشان ہے۔

ایک عید پر آنحضور ﷺ کا ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں کچھ بچے کھیل کود میں مصروف تھے اور عید پر ملنے والے تحائف کا ذکر فخریہ انداز میں کر رہے تھے کہ یہ تحفہ مجھے ابا نے دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ تحفہ میری اماں نے دیا۔ ایک کنارے بچہ ناامیدی اور مایوسی کی تصویر بنا پرانے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ کھڑا تھا کہ آنحضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں مایوس کھڑے ہو۔ ان بچوں کی ساتھ کیوں نہیں کھیل رہے۔ بچے نے جواب دیا کہ میرے امی ابا نہیں ہیں جو مجھے عید پر نئے کپڑے دیتے اور میں بھی خوشی مناتا۔ آنحضورؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ آپ بچے کو گھر لائے۔ حضرت عائشہؓ سے کہا۔ بی بی! اسے نہلاؤ اور نئے کپڑے پہناؤ۔ اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔ اور بچے سے کہا کہ بیٹا! گھبراؤ مت۔ آج سے میں تمہارا باپ، عائشہ تمہاری امی اور فاطمہ تمہاری بہن ہے۔

آج 1400 سال کے بعد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ اور مہدی معہود نے ایک دفعہ پھر اپنے روحانی بادشاہ حضرت محمدؐ کی سیرت اور تاریخ کو زندہ کیا۔ اور شرائط بیعت میں غریب پروری کی تعلیم دے کر ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سے کم رتبہ و مرتبہ اور Status کے آدمی سے بغیر تمیز مذہب و ملت حسن سلوک کا درس دیا۔

٭حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک دفعہ اپنا مستعمل کوٹ کسی کو تحفہ کے طور پر بھجوایا۔ اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ کوٹ لے کر جانے والے دوست یہ کوٹ حضرت نواب صاحب کو واپس کرنے جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے وجہ پوچھنے پر فرمایا کہ لاؤ! میں پہن لیتا ہوں۔ واپس کرو گے تو حضرت نواب صاحب کی دل شکنی ہو گی۔

٭ایک دفعہ ایک غریب اور مفلس صحابی محفل میں موجود تھے کہ اعلیٰ اور امیر صحابی آتے تو ان کو جگہ مل جاتی جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ غریب صحابی جوتیوں والی جگہ پر چلے گئے۔ حضور یہ سارا ماجرا دیکھ رہے تھے جب کھانا Serve ہوا تو آپ اپنا پیالہ لے کر اس غریب صحابی کے پاس جوتی والی جگہ پر چلے گئے اور اپنا کھانا اس غریب صحابی

بقیہ صفحہ 10 پر

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 24

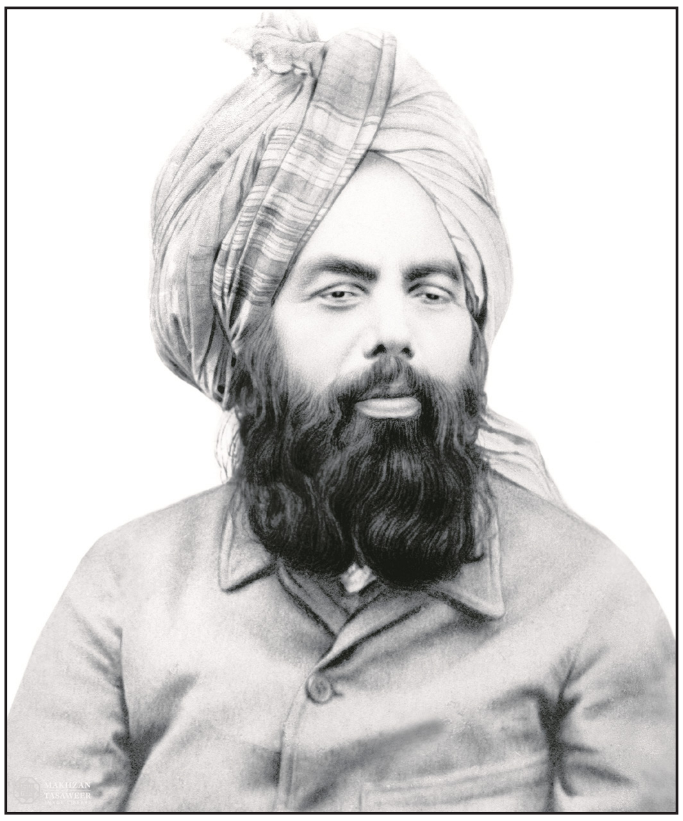

دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے

یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرلیگا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 230 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو

سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع وسجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو۔ اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 236 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا ہی کرتے تھے۔ ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہوگئے ہیں تو کیا آپ نے ان کے حق میں دعا نہ کی ہوگی؟ آج کل ایک غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانہ کی نشانی ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ فلاں ولی کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کو کمال ہوگیا اور فلاں کے ہاتھ سے مردے زندہ ہوئے…

یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کرلیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا۔ ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو۔ تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شئے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا… اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا…

… نماز کوئی ایسی ویسی شئے نہیں ہے بلکہ یہ وہ شئے ہے جس میں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحہ:6) جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے۔ جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے… تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا (الطلاق:3) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 318-321 آن لائن ایڈیشن 1984ء

سجدہ ورکوع میں قرآنی آیت نہ پڑھی جائے

سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 331 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

ہوا۔ پانی۔ آگ وغیرہ بھی ایک طرح کے ملائکہ ہی ہیں۔ ہاں بڑے بڑے ملائکہ وہ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے نام لیا مگر اس کے سوا باقی اشیاء مفید بھی ملائکہ ہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے اس کی تصدیق ہوتی ہے جہاں فرماتا ہے کہ وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ (بنی اسرائیل:45) کل اشیاء خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ تسبیح کے معنے یہی ہیں کہ جو خدا تعالیٰ ان کو حکم کرتا ہے اور جس طرح اس کا منشا ہوتا ہے وہ اسی طرح کرتے ہیں اور ہر ایک امر اس کے ارادے اور منشا سے واقع ہوتا ہے۔ اتفاقی طور سے دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا ذرہ ذرہ پر تصرف تام اور اقتدار نہ ہو تو وہ خدا ہی کیا ہوا۔ اور دعا کی قبولیت کی اس سے کیا امید ہوسکتی ہے؟ اور حقیقت یہی ہے کہ وہ ہوا کو جدھر چاہے اور جب چاہے چلا سکتا ہے اور جب ارادہ کرے بند کرسکتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں پانی اور پانیوں کے سمندر ہیں۔ جب چاہے جوش زن کر دے اور جب چاہے ساکن کر دے وہ ذرہ ذرہ پر قادر اور مقتدر خدا ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ جنہوں نے دعا سے انکار ہی کر دیا ہے۔ ان کو بھی یہی مشکلات پیش آئے ہیں کہ انہوں نے خدا کو ہر ذرہ پر قادر مطلق نہ جانا اور اکثر واقعات کو اتفاقی مانا۔ اتفاق کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جو ہوتا ہے اور اگر پتہ بھی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے اور حکمت سے گرتا ہے اور یہ سب ملائکہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے اشارے سے کام کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سچے فرمانبردار اور اسی کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جو خدا کا بن جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ سب کچھ عطا کرتا ہے

؎ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 335-336 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

ساری نماز دعا ہی ہے

سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنا یہ سنت اسلام میں ہے یا نہیں؟ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ہوگی مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آج کل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اتارتے ہیں۔ پھر دعاؤں میں اس کے بعد اس قدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جس کی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے۔ بعض لوگ اس سے تنگ بھی آجاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے۔ خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا۔ اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں۔ انسان نماز کے اندر ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 367 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

رحمت اللہ بندیشہ۔ مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

عید الفطر اور اس کے مسائل

ہر مذہب و قوم میں مذہبی اور تمدنی تہوار منانے کے طریق جُدا جُدا ہیں۔ اسلام نے بھی اس فطرتی پہلو کو نظرانداز نہیں کیا، لیکن اس کی اصلاح کر دی۔ اسلام میں خوشیاں منانے کے طریق دوسرے مذاہب سے کئی پہلوؤں سے مختلف بھی ہیں۔ ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ اسلام کے تہوار یعنی عیدین وغیرہ کی حکمت دیگر ایسی تقریبات سے مختلف ہے۔ مثلاً عید الفطر رمضان کی مشقت کے بعد آتی ہے اور عید الاضحیہ کا پس منظر قربانیوں سے منسلک ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ دو دن کھیل کود کے لئے منایا کرتے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا: ان دو دنوں کی کیا حقیقت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں بھی ان دنوں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ دوسرا عید الفطر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین)

کیا دنیا کے تمام ممالک میں عید الفطر ایک ہی دن ہوسکتی ہے؟

ہر علاقے میں مقدس اسلامی ایام کا آغاز اور اختتام اس علاقے کے افق کے مطابق ہوتا ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ایک باب کا عنوان ہی یہ ہے کہ:۔ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ۔۔۔) ہر علاقے کے لئے ان کی اپنی رؤیت ہے اور یہ کہ جب لوگ کسی علاقے میں نیا چاند دیکھ لیں تو اس کا حکم جو ان سے دور ہیں اُن پر نافذ نہیں ہوگا۔

چنانچہ حضرت کریب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔ ’’امّ فضل بنت حارث نے انہیں امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں مَیں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ مَیں شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند طلوع ہوگیا۔ مَیں نے چاند جمعہ کے دن دیکھا، پھر مہینہ کے آخر میں مدینہ آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے (حال احوال) پوچھا پھر نئے چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تم نے نیا چاند کب دیکھا؟ مَیں نے کہا ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تم نے خود اسے دیکھا؟ میں نے کہا ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے اسے ہفتہ کی رات دیکھا ہم روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس پورے کرلیں یا ہم اسے (چاند کو) دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپؓ کے لئے امیر معاویہؓ کی رؤیت اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں تو انہوں نے کہا نہیں، ہمیں رسول اللہؐ نے ایسا ہی حکم دیا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ۔۔۔)

چونکہ زمین گھوم رہی ہے اس لئے چاند مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں ایک جگہ دن ہے تو دوسری جگہ رات ہے یا عصر کا وقت ہے۔ اسی طرح بعض علاقے ایسے ہیں جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو افق مختلف ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہوسکتا کہ سب ممالک کے لوگ ایک ہی وقت میں چاند دیکھنے پر قادر ہو سکیں۔ اس لئے ایسا نظام ناممکن ہے کہ ایک ملک میں چاند نظر آجانے پر تمام ممالک کے لوگ ایک ہی دن رمضان و عیدین وغیرہ اسلامی تہوار منائیں۔

قبل از نماز عید صدقۃ الفطر یعنی فطرانہ کی ادائیگی ضروری ہے:

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریمؐ نے صدقہ فطر ادا کرنا ہر چھوٹے، بڑے، امیر اور غریب مسلمان پر واجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔ آنحضرتؐ نے چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام اور ایسے افراد کی طرف سے فطرانہ ادا کرنے کا حکم دیا جو کسی کے زیر کفالت ہوں، یعنی جس کے نفقہ کا وہ ذمہ دار ہے۔ (الدارقطنی کتاب زکاۃ الفطر) اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔ رسول اللہؐ نے فطر کی زکوٰۃ (یعنی فطرانہ) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے تمام مسلمانوں پر فرض قرار دی تھی۔ اور آپ کا حکم تھا کہ نماز عید کے لیے جانے سے قبل یہ فطرانہ ادا کر دیا جائے۔ (بخاری کتاب الزکاۃ باب فرض صدقۃ الفطر) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے تعامل کے متعلق حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ:۔ ’’صحابہ عید سے ایک دن یا دو دن قبل فطرانہ ادا کیا کرتے تھے۔‘‘ (بخاری کتاب الزکاۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک) حضرت ابن عباسؓ نے ماہ رمضان کے آخر میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ رسول کریمؐ نے یہ صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا گندم کا آدھا صاع ہر آزاد، غلام، مرد، عورت اور بڑے چھوٹے پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب من روی نصف صاع من قمح) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔ آنحضرتؐ نے روزہ دار (کے روزہ) کو لغو اور شہوانی امور سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کے کھانے کے لئے صدقۃ الفطر مقرر فرمایا ہے۔ پس جو شخص قبل نماز عید، صدقۃ الفطر ادا کرے تو وہ زکوٰۃ کے طور پر قبول کیا جائے گا اور جو شخص نماز عید کے بعد ادا کرے تو وہ دیگر صدقات کی مانند ایک صدقہ ہو گا (فطرانہ نہیں کہلائے گا)۔

(ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الفطر)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ:۔ ’’صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے کہ اس کو ممکن نہیں تو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کرسکتا۔‘‘

(بدر سلسلۃ الجدید نمبر 5 جلد 10، 8 دسمبر 1908ء صفحہ 9)

اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوجائیں۔ تو نماز جمعہ کی ادائیگی کے متعلق ہدایات:۔ حدیث شریف میں آیا ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَآءَ أَنْ يَّأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَآءَ أَنْ يَّتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ۔ (سنن ابن ماجہ۔ كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ۔ روایت نمبر 1312) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں (جمعہ اور عید) جمع ہوگئیں تو آپؐ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لیے آنا چاہے آجائے اور جو نہ آنا چاہے وہ نہ آئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَنَّهٗ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَمَنْ شَآءَ أَجْزَأَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُوْنَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ (سنن ابن ماجہ۔ كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ۔ روایت نمبر 1311) حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کافی ہوگئی۔ اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ ضرور پڑھیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 فروری 1938 میں متذکرہ بالا احادیث اور اس سے ملتی جلتی دیگر روایات میں بیان شدہ مضامین کا بڑے خوبصورت انداز میں احاطہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریمؐ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کرلیں مگر فرمایا ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔ کل بھی میرے پاس ایک مفتی صاحب کا فتویٰ آیا تھا کہ بعض دوست کہتے ہیں اگر جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ہو جائے تو قربانیوں میں ہم کو سہولت ہو جائے گی اور انہوں نے اس قسم کی حدیثیں لکھ کر ساتھ ہی بھجوا دی تھیں۔ میں نے اُن کو یہی جواب دیا تھا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جمعہ اور عید جب جمع ہو جائیں تو جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے مگر ہم تو وہی کریں گے جو رسول کریمؐ نے کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا اگر کوئی جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے، تو اُسے اجازت ہے۔ مگر ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔ میں نے انہیں کہا، میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جو شخص چاہے آج کی بجائے ظہر پڑھ لے، مگر جو ظہر پڑھنا چاہتا ہے، تو وہ مجھے کیوں مجبور کرتا ہے کہ میں بھی جمعہ نہ پڑھوں، میں تو وہی کہونگا جو رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ہم جمعہ ہی پڑھیں گے۔۔۔ میں اس حصہ عمل کرتا ہوں جس میں آتا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہم جمعہ ہی پڑھیں گے، اور اگر کوئی دوسرے حصہ پر عمل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس حصہ پر عمل کرے، مگر وہ مجھے کیوں مجبور کرنا چاہتا ہے کہ میں بھی اس دوسرے حصہ پر عمل کروں تو آج دو عیدین جمع ہیں۔ ہمارے ملک کی ایک پنجابی مثل ہے کہ دو دو تے چو پڑیاں۔۔۔ ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دو دو (عیدیں۔ ناقل) دیں یعنی جمعہ بھی آیا اور عید الاضحیہ بھی آئی اور اس طرح دو عیدیں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے جمع کر دیں۔ اب جس کو دو، دو چپُڑی ہوئی چپاتیاں ملیں وہ ایک کو کیوں رد کرے گا۔ وہ تو دونوں لے گا سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے اور اسی لئے رسول کریمؐ نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو کر ظہر کی نماز پڑھ لے جمعہ نہ پڑھے تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ اس پر طعن کرے اور بعض لوگ ایسے ہوں جنہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ہو تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ ان پر اعتراض کرے اور کہے کہ انہوں نے رخصت سے فائدہ نہ اٹھایا۔‘‘

(خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 11 فروری 1938ء بحوالہ الفضل 15 مارچ 1938ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اور موقع پر فرمایا: ’’شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جائز ہے کہ جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ لیکن یہ بھی جائز ہے کہ عید اور جمعہ دونوں ہی پڑھ لئے جائیں۔ کیونکہ ہماری شریعت نے ہر امر میں سہولت کو مدنظر رکھا ہے۔ چونکہ عام نمازیں اپنے اپنے محلوں میں ہوتی ہیں لیکن جمعہ کی نماز میں سارے شہر کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عید کی نماز میں بھی سب لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دن میں دو ایسے اجتماع جن میں دور

دور سے لوگ آ کر شامل ہوں مشکلات پیدا کرسکتا ہے اس لئے شریعت نے اجازت دی ہے کہ اگر لوگ برداشت نہ کرسکیں تو جمعہ کی بجائے ظہر پڑھ لیں۔ بہرحال اصل غرض شریعت کی یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لئے اکٹھے بیٹھ سکیں کیونکہ اسلام صرف دل کی صفائی کے لئے نہیں آیا۔ اسلام قومی ترقی اور معاشرت کے ارتقاء کے لئے بھی آیا ہے اور قوم اور معاشرت کا پتہ بغیر اجتماع میں شامل ہونے کے نہیں لگ سکتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21اگست 1956ء بمقام کراچی۔بحوالہ المصلح کراچی 20اکتوبر 1956ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:’’میں نے عید کے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اگر عید جمعہ کے دن ہو تو اگرچہ نماز ظہر ادا کرنی بھی جائز ہے مگر میں جمعہ ہی پڑھوں گا۔ جمعہ کا اجتماع بھی دراصل ایک عید ہی ہے اور اس میں دو سبق دئے گئے ہیں۔ ایک قومی اتحاد کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے اور دوسرے تبلیغ کی طرف۔خطبہ کے لئے جمعہ کی نماز میں ظہر کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے دو رکعت کی کمی کر دی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 11فروری 1939ء۔ الفضل 19فروری 1939ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:’’عید میں تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگر جمعہ وعید اکٹھے ہو جائیں تو گاؤں کے لوگوں کو جو باہر سے شریک ہوئے ہیں جمعہ کے لئے انتظار کی تکلیف نہ دی جائے۔‘‘

(بدر جلد 9 نمبر 10۔ ---30 دسمبر 1909ء صفحہ 1 تا 3)

مؤرخہ 21 جنوری 2005 بروز عید الاضحیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا:’’ آج جمعہ بھی ہے۔ جمعہ کے لئے اعلان ہے آج جمعہ نہیں ہو گا۔صرف نماز ظہر ادا کی جائے گی۔ انشاء اللہ‘‘

(خطبہ جمعہ 21 جنوری 2005 ،از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 37)

قرآن کریم میں لفظ عید کا تذکرہ

قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنۡکَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مُنَزِّلُھَا عَلَیۡکُمۡ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡکُمۡ فَاِنِّیۡۤ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُہٗۤ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ عیسی ابنِ مریم نے کہا اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ نے کہا کہ میں وہ تم پر ضرور اتاروں گا پس جو کوئی اس کے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا (المائدہ: 115- 116)

عید کی حقیقت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :۔’’رمضان گزر گیا اور وہ دن آ گیا جسے عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے۔ لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے رمضان کا مہینہ ہے۔ تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں‘ بھوکے رہتے ہیں‘ پیاسے رہتے ہیں،شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں‘ راتوں کو جاگتے ہیں،دعائیں کرتے ہیں،تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں‘ ذکر الٰہی کرتے ہیں اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں لیکن یہ ابتلاء ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے۔ اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد جلد ہی خوشی اور راحت کا دن آ جاتا ہے۔ لیکن بندہ جب خود اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کرتا ہے تو بعض دفعہ وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ مصیبت چلتی جاتی ہے اور بعض دفعہ تو صدیوں تک وہ مصیبت سروں پر مسلط رہتی ہے اور عید آنے میں ہی نہیں آتی بلکہ روز بروز دور ہوتی چلی جاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد 1 صفحہ 321)

اسلامی عید کی بابت تفصیلی احکامات لفظاً براہ راست قرآن میں نہیں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہر احمدی کو اس بات کو پلّے باندھنے کی ضرورت ہے اور باندھنی چاہئے کہ صرف رمضان کا جمعہ نہیں یا آخری جمعہ نہیں جس کے لئے بعض لوگوں میں اہتمام کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو ضرور مسجد جانا ہے یا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عید ضرور عید گاہ یا مسجد میں جا کر پڑھنی ہے۔ جبکہ عید کی اہمیت کے بارے میں قرآن کریم میں براہ راست کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عید کی اتنی اہمیت ہے کہ آنحضرتؐ نے اس میں شامل ہونے کی خاص تاکید فرمائی ہے اور ان عورتوں کو بھی عید پر جانے کا حکم ہے جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی لیکن جمعہ کے بارے میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ ضرور شامل ہونا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عید پر جانے کا حکم صرف اس لئے نہیں کہ سال کے بعد دو رکعت پڑھ لینے سے یا چند منٹ کا خطبہ سن لینے سے گناہ بخشے جائیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو عبادت اور قربانی کی توفیق ملی یا جس کی خواہش تھی لیکن مجبوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہی اس پر مکمل عمل نہ ہو سکا۔ لیکن کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے شکرانے کی عبادت میں شامل ہو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو سکیں، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ توفیق دے کہ عبادت کا ہر فرض پورا کرنے والے بن سکیں اور نوافل کی توفیق پا سکیں تو تب ہی ہر عید میں شامل ہونے کا فائدہ ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ ایسی عید منانے کی کوشش کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 اکتوبر تا 23 اکتوبر 2008ء صفحہ 6)

عید کے دن صدقہ وخیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :۔’’آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گزر گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا اور عامہ اہل اسلام کے لئے اس ماہ میں ہدایت مقدر فرمائی۔ راتوں کو اٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدق اس مہینہ کی برکات میں سے ہے۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبر گیری کرے۔ دو بُک گیہوں کے یا چار جَو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے اور جن کو خدا نے موقع دیا ہے وہ زیادہ دیویں۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 179)

عید الٰہی ضیافت کا دن

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :۔جنہوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدقۃ الفطر دیں۔ یہ حکم قرآن مجید میں ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ (بقرہ:185) اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریمؐ نے تین رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے۔

اول یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے۔

دوم، جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المرض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مُرضِعَہ (یعنی دودھ پلانے والی عورت۔ ناقال) ان سب کے لئے یہ حکم ہے۔

سوم یہ کہ یہ الٰہی ضیافت کا دن ہے۔ پس مومن کو چاہئے کہ کھانے میں توسیع کر دے اور غرباء کی خبر گیری کرے۔ (خطبات نور صفحہ 411)

عید الفطر کے دن تکبیرات

عید الفطر کے دن تکبیرات پڑھنا بھی مسنون ہے۔حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ :۔’’رسول اللہؐ عید الفطر کے روز اپنے گھر سے نکلنے سے لے کر عید گاہ پہنچنے تک تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔‘‘

(سنن الدارقطنی کتاب العیدین حدیث نمبر: 6)

امام الزہری بیان کرتے ہیں کہ :۔’’رسول اللہؐ عید الفطر کے روز نماز کی جگہ پہنچنے تک اور نماز کی ادائیگی تک تکبیرات کہتے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو جاتے تو تکبیرات کہنا ختم کر دیتے۔‘‘

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب صلاۃ العیدین باب فی التکبیر اذا خرج الی العید)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممالک میں عید الفطر کی تکبیرات کے بارہ میں درج ذیل سرکلر جاری کروایا :۔

’’عید الفطر کے موقع پر بھی تکبیرات کہنی چاہئیں کیونکہ یہ امر احادیث سے ثابت ہے اور صحیح ہے کہ عید والے دن صبح سے لے کر نماز عید تک تکبیرات پڑھی جاتی تھیں۔‘‘ (ارشاد حضور انور معرفت ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن, حوالہ نمبر:15.12.06/8053)

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 03/ جون 2019ء۔صفحہ نمبر 12)

عید الفطر کی صبح نماز عید سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے، چند کھجوریں کھانا بھی سنت ہے

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ عید الفطر کے دن نماز کے لئے تشریف نہیں لے جایا کرتے تھے جب تک کہ چند کھجوریں نہ کھا لیں۔حضرت انسؓ ایک دوسری روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ طاق میں کھجوریں کھاتے تھے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

عبداللہ اپنے والد بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ عید الفطر کے دن عید کے لئے کچھ کھائے بغیر نہ جاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن جب تک کہ نماز عید نہ پڑھ لیتے کچھ نہ کھاتے۔

(ترمذی کتاب العیدین۔ باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

عید گاہ میں مختلف راستوں سے آنا اور جانا

محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ عید کے لئے پیدل جایا کرتے تھے اور جس راستے سے تشریف لے جاتے اس سے مختلف راستے سے واپس لوٹتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیھا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سنت ہے کہ آپ عید کے لئے پیدل جائیں اور عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

(ترمذی کتاب العیدین۔باب ماجاء فی المشی یوم العید)

عید کے دن حضورؐ کا خوبصورت لباس

حضرت جعفر اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ ہر عید پر یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

(کِتابُ الْاُمّ (امام شافعی) کتاب صلوۃ العیدین باب الزینۃ للعید)

نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نہیں پڑھے جاتے:حضرت سعید بن جُبیرؒ ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ خَرَجَ النَّبِيُّ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا رسول اللہؐ عید کے دن نکلے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ تو عورتیں اپنے کانوں اور گلے کے زیور صدقہ میں دینے لگیں۔

(بخاری کتاب اللباس باب القلائد و السخاب للنساء یعنی قلادۃ من طیب وسک)

ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ عیدین کے مواقع پر بعض لوگ مساجد میں آ کر عید سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں رہ نمائی کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14/اکتوبر 2017ء میں ان مربی صاحب کو جو جواب اور اس مسئلہ کے بارے میں انتظامیہ کو جو ہدایت عطا فرمائی وہ حسب ذیل ہے۔حضور انور نے فرمایا: جواب: نماز عید سے پہلے نوافل کی ادائیگی منع ہے جیسا کہ احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، لیکن بعد میں اگر وقت ممنوعہ شروع نہ ہوا ہو تو گھر جا کر نوافل پڑھے جا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے جنرل سیکرٹری صاحب کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ جو لوگ عید والے دن نماز عید سے قبل مساجد میں آ کر نوافل ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں انہیں اس کی ممانعت کی بابت توجہ دلانے کے لیے نماز عید سے قبل مساجد میں باقاعدہ اعلان کروایا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18/دسمبر 2020ء صفحہ نمبر 12۔ زیر عنوان بنیادی مسائل کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قسط نمبر 4)

نماز عید پر اذان یا اقامت نہیں ہوتی

اس بابت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ”روایت میں آتا ہے کہ ”عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے یہ سنا ہے کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن میں ہی تعلق نہ ہوتا تو میں اس عہد کا مشاہدہ نہ کر پاتا۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے تشریف لے گئے۔ خطبہ عید دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔“ یہ مسئلہ بھی یہاں حل ہو گیا کہ عید پہ اذان اور اقامت وغیرہ کوئی نہیں ہوتی۔

(الفضل انٹرنیشنل 01 تا 07 مئی 2015 صفحہ 14)

تکبیرات کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑے جائیں

تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھی جاتی ہے اور بعد میں سات بار تکبیرات کہہ کر ہاتھ کھلے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح دوسری رکعت میں سجدہ سے اٹھنے کے بعد پانچ بار تکبیرات کہی جاتی ہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑ دیے جاتے ہیں”امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔“

(فقہ احمدیہ عبادات صفحہ 179)

سوال:۔عید الفطر کی نماز پڑھتے وقت پہلی اور دوسری رکعت میں کتنی کتنی تکبیرات کہی جاتی ہیں؟

جواب:۔ نماز عید کی تکبیرات کی تعداد اور کیفیت کے متعلق فقہائے امت میں اختلاف ہے بعض ہر رکعت میں تین تین زائد تکبیرات کہنے کے قائل ہیں اور بعض پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہنے کے قائل ہیں۔عید کی تکبیروں کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک فقہ احمدیہ میں یوں درج ہے:۔”نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔ تکبیرات کے بعد امام اعوذ اور بسم اللہ پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کا کوئی حصہ بالجہر پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھتے ہی پانچ تکبیریں پہلی تکبیرات کی طرح کہے اور پھر یہ رکعت مکمل ہونے پر تشہد ،درود شریف اور مسنون دعاؤں کے بعد سلام پھیرے۔“

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات صفحہ 179)

تکبیرات کی بابت جماعت احمدیہ کا مسلک درج ذیل احادیث کی بناء پر ہے۔ حدثنا کثیر بن عبداللہ عن ابیہ، عن جدہ، ان رسول اللہؐ کبر فی العیدین فی الاولیٰ سبعاً قبل القراءۃ ،وفی الآخرۃ خمساً قبل القراءۃ۔ کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہیں۔

(ترمذی کتاب العیدین باب فی التکبیر فی العیدین)

”عن عبداللہ بن عمرو بن العاص ، قال قال نبی اللہ التکبیر فی الفطر سبع فی الاولیٰ ، وخمس فی الآخرۃ ، والقراءۃ بعدھما کلتیھما۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری میں پانچ۔ اور دونوں رکعات میں تکبیرات کے بعد قرأت ہے۔

(ابو داؤد کتاب تفریع ابواب الجمعۃ باب التکبیر فی العیدین)

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی کبر فی عید ثنتی عشرۃ تکبیرۃ ، سبعاً فی الاولیٰ ، وخمساً فی الآخرۃ۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے عید کی نماز میں 12 تکبیرات کہیں۔ سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر:6688)

حضرت ابن عمرؓ کا قول ہے کہ:۔ شھدت الاضحی والفطر مع ابی ھریرۃ ، فکبر فی الرکعۃ الاولیٰ سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی الآخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ۔ میں نے عید الاضحی اور عید الفطر ابو ہریرہؓ کے ساتھ ادا کی۔ ابو ہریرہؓ نے پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہیں۔

(مؤطا امام مالک ،کتاب العیدین باب ما جاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلاۃ العیدین)

یکم جنوری 1903 کو قادیان میں عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید حضرت حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس نماز کے متعلق اخبار ”البدر“ میں درج ذیل رپورٹ شائع ہوئی:۔ ”گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔ اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔“

(بدر نمبر 11 جلد 1۔ 9 جنوری 1903ء صفحہ 85)

عیدین کی تکبیرات کی حکمت

ایک بچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ نماز عیدین کی تکبیرات کی کیا حکمت ہوتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:”پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح آنحضرتؐ نے ہمیں کر کے دکھایا ہے ہم نے کرنا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو زیادہ سے زیادہ بیان کرو۔ اس لئے تکبیرات میں بھی اللہ اکبر بڑی کثرت سے کہتے ہیں۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں سات دفعہ اور دوسری رکعت میں پانچ دفعہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کی بڑائی بیان کرو۔“

(کلاس واقفات نو 9۔اکتوبر 2015ء) (تشحیذ الاذہان جولائی 2016ء ص 14-15)

بحوالہ الفضل آن لائن مؤرخہ 27 اپریل 2021ء صفحہ نمبر 4)

عید کی نماز میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ پڑھنا

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ:نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی القراءۃ فی صلاۃ العیدین)

نماز عید کی ادائیگی کا طریق، نیز اگر کوئی نماز عید کی دوسری رکعت میں شامل ہو تو؟

نماز عید سنت مؤکدہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہاں اگر کسی کی نماز عید رہ جائے تو حنفی اور مالکی مسلک کے مطابق نماز دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، نہ انفرادی طور پر اور نہ ہی اجتماعی طور پر۔ لیکن اگر کوئی شخص نماز عید میں اس حال میں شامل ہوا ہے کہ امام ایک رکعت پڑھا چکا ہے تو پھر مقتدی اپنی رہ جانے والی رکعت ویسے ہی ادا کرے گا جیسا کہ امام نے ادا کی تھی۔ یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی رہ جانے والی رکعت مکمل کرے گا اور ویسے ہی تکبیرات بھی کہے گا جیسا کہ امام نے کہی تھیں۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے:مَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔(بخاری کتاب الاذان باب لایسعی الی الصلاۃ) یعنی امام کی جو نماز تمہیں ملے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے مکمل کرو۔

مجلس افتاء کی رائے

اگر عید کی ایک رکعت رہ جائے تو مقتدی اپنی رکعت کس طرح ادا کرے گا؟ یہ معاملہ مجلس افتاء میں پیش ہوا تھا۔ مجلس افتاء نے درج ذیل رائے دی: ''جو شخص نماز عید میں پہلی رکعت کا رکوع گزرنے کے بعد شامل ہو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد امام کے ساتھ نہ پڑھی جا سکنے والی نماز کو اسی طرح مکمل کرے گا جس طرح اس نے اس حصہ نماز کو امام کی اقتداء میں ادا کرنا تھا۔'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 15 جولائی 2000 کو مجلس افتاء کی سفارش کو منظور فرمایا اور اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

(بحوالہ: الفضل آن لائن لندن ایڈیشن۔ 17 جولائی 2021ء عید الاضحیٰ نمبر صفحہ نمبر 5)

نماز عید کی ادائیگی کے دوران اگر کچھ بھول ہوجائے تو؟ ایک دوست نے عیدین کی نماز کے واجب ہونے نیز عید کی نماز میں امام کے کسی رکعت میں تکبیرات بھول جانے اور اس کے تدارک میں سجدہ سہو کرنے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں رہ نمائی فرمانے کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب 21 نومبر 2017ء میں اس سوال کا جو جواب عطا فرمایا، وہ حسب ذیل ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جواب: ''عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ حضورؐ نے ایسی خواتین جن پر ان کے خاص ایام ہونے کی وجہ سے نماز فرض نہیں، انہیں بھی عید گاہ میں آ کر مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کا پابند فرمایا ہے۔ اور جہاں تک امام کے تکبیرات بھول جانے کا سوال ہے تو ایسی صورت میں مقتدی اسے یاد کروا دیں، لیکن مقتدیوں کے یاد کروانے کے باوجود اگر امام کچھ تکبیرات نہ کہہ سکے تو مقتدی امام کی ہی اتباع کرتے ہوئے عید کی نماز ادا کریں۔ تکبیرات بھولنے کے نتیجہ میں امام کو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 18 دسمبر 2020ء صفحہ نمبر 12۔ زیر عنوان بنیادی مسائل کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قسط نمبر 4)

نماز عید کس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے؟ نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ برابر بلند ہونے سے لیکر زوال سے قبل تک رہتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَتَبَ إِلَی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحَى، وَأَخِّرِ الْفِطْرَ، وَذَكِّرِ النَّاسَ۔ ترجمہ: رسول کریمؐ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا جو کہ نجران میں تھے عید الاضحیٰ جلدی پڑھا کرو، اور عید الفطر قدرے تاخیر سے ادا کیا کرو اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرو۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی کِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بَابُ الْغُدُوِّ إِلَى الْعِيدَيْنِ)

اتفق الفقهاء على أن وقت صلاة العيد هو مابعد طلوع الشمس قدر رمح أو رمحين، أي بعد حوالي نصف ساعة من الطلوع الى قبيل الزوال أي قبل دخول وقت الظهر فقہاء کا اتفاق ہے کہ نماز عید کا وقت سورج کے ایک یا دو نیزے بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یعنی طلوع کے تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اور یہ زوال سے کچھ پہلے تک یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک رہتا ہے

(الفقہ الاسلامی وأدلتہ تألیف الدکتور وھبۃ الزحیلی۔ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 366 صلاۃ العیدین۔ وقتھا)

عید گاہ میں خواتین کا تشریف لے جانا

حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔ يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔ بالغ اور حائضہ عورتیں عید کے موقع پر باہر نکلیں اور بھلے کاموں اور مومنوں کی دعا میں شریک ہوں مگر حائضہ عورتیں نماز گاہ سے الگ رہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الحیض باب شھود الحائض العیدین ودعوۃ المسلمین)

جبکہ ایک اور روایت میں حضرت اُمّ عَطِیّہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ محفوظ کیے گئے ہیں کہ رسول اللہ کنواری لڑکیوں اور جوان لڑکیوں۔ پردہ نشین خواتین اور حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ کے لئے جانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے البتہ حائضہ خواتین نماز پڑھنے والی جگہ پر نہیں جاتی تھیں مگر دعا میں شامل ہوتی تھیں۔ ایک عورت نے عرض کی۔ اگر کسی خاتون کے پاس (پردہ کے لئے) چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چاہئے کہ اس کی بہن اس کو عاریتاً چادر دے۔

(ترمذی کتاب العیدین۔ باب فی خروج النساء فی العیدین)

عورتوں کے ایام حیض میں مسجد میں آ کر بیٹھنے نیز ان ایام میں تلاوت قرآن کریم کرنے کے بارے میں ایک خاتون کی ایک تجویز پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 13 مارچ 2019ء میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا: جواب: مذکورہ بالا دونوں امور کے بارے میں علماء و فقہاء کی آراء مختلف رہی ہیں اور بزرگان دین نے بھی اپنی قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے مطابق اس بارے میں مختلف جوابات دیے ہیں۔ اسی طرح جماعتی لٹریچر میں بھی خلفاء احمدیت کے حوالے سے نیز جماعتی علماء کی طرف سے مختلف جوابات موجود ہیں۔ قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں، خواتین کے ایام حیض میں قرآن کریم پڑھنے کے متعلق میرا موقف ہے کہ ایام حیض میں عورت کو قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد ہو، وہ اسے ایام حیض میں ذکر و اذکار کے طور پر دل میں دہرا سکتی ہے۔ نیز بوقت ضرورت کسی صاف کپڑے میں قرآن کریم کو پکڑ بھی سکتی ہے اور کسی کو حوالہ وغیرہ بتانے کے لیے یا بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لیے قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ بھی سکتی ہے لیکن باقاعدہ تلاوت نہیں کرسکتی۔ اسی طرح ان ایام میں عورت کو کمپیوٹر وغیرہ پر جس میں اسے بظاہر قرآن کریم پکڑنا نہیں پڑتا باقاعدہ تلاوت کی تو اجازت نہیں لیکن کسی ضرورت مثلاً حوالہ تلاش کرنے کے لیے یا کسی کو کوئی حوالہ دکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ پر قرآن کریم سے استفادہ کرسکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان ایام میں عورت مسجد سے کوئی چیز لانے کے لیے یا مسجد میں کوئی چیز رکھنے کے لیے تو مسجد میں جاسکتی ہے لیکن وہاں جا کر بیٹھ نہیں سکتی۔ اگر اس کی اجازت ہوتی تو حضورؐ عید میں شامل ہونے والی ایسی خواتین کے لیے کیوں یہ ہدایت فرماتے کہ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ پس اس حالت میں عورتوں کو مسجد میں بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی خاتون اس حالت میں مسجد میں آتی ہے یا کوئی بچی ایسی حالت میں اپنی والدہ کے ساتھ مسجد آئی ہے یا اچانک کسی کی یہ حالت شروع ہوگئی ہے تو ان تمام صورتوں میں ایسی خواتین اور بچیاں مسجد کی نماز پڑھنے والی جگہوں میں نہیں بیٹھ سکتیں۔ بلکہ کسی نماز نہ پڑھنے والی جگہ پر ان کے بیٹھنے کا انتظام کیا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 مارچ 2021ء صفحہ نمبر 11,12۔ زیر عنوان: بنیادی مسائل کے جوابات۔ (قسط نمبر 10)

عید عورتوں پر فرض نہیں، البتہ سنت مؤکدہ ضرور ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''صرف عید کی نماز پر آنا ہر عورت پر فرض ہے۔ اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو خطبہ سن لے''

(الفضل انٹرنیشنل 07 تا 13 اگست 2015ء، صفحہ 6)

اس حوالہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اگلے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ایک غلط فہمی کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے عورتوں کی مثال دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے لئے جمعہ ضروری نہیں ہے۔ میں نے الفاظ دوبارہ دیکھے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ عورت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ جمعہ پر ضرور آئے لیکن عید پر آنا ضروری ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ عید ضروری ہے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ عید فرض ہے۔ کسی نے کہا کہ جی عید تو سنت ہے۔ عید سنت تو ہے لیکن سنت مؤکدہ ہے۔ عید پڑھنے کے بارے میں اور عورتوں کے لئے خاص طور پر اس بارہ میں بڑی تاکید کی گئی ہے۔ تو ایسے صاحب جنہوں نے یہ ایک دو جگہ باتیں کیں ان کا اعتراض دور کرنے کے لئے میں حدیث آپ کو سنا دیتا ہوں۔ حضرت ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور حضرت عمر بن خطاب کو ہمارے پاس بھیجا۔ آپ دروازے پر پہنچے اور سلام کیا۔ ہم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ (یعنی حضرت عمرؓ) نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ احکامات پہنچائے کہ ہمارے لئے یہ حکم ہے کہ ہم عیدین کے موقع پر ضرور جائیں۔ حائضہ عورتوں اور رواتق یعنی نئی بلوغت تک پہنچنے والی عورتوں کو بھی نماز عید کے لئے گھروں سے نکالا کریں لیکن جمعہ ہم پر فرض نہیں اور جنازے کے ساتھ قبرستان جانے سے ہمیں منع کیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 820 حدیث 27852)

(الفضل انٹرنیشنل 08 تا 14 اپریل 2016ء، صفحہ 15)

عید کے خطبہ کے بعد آنحضرتؐ کا خواتین میں تشریف لے جانا اور خواتین کا صدقات پیش کر

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے ایک بار نماز

(عید) پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور نماز سے آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا جب آپ فارغ ہو گئے تو آپ منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی آپ اس وقت حضرت بلال کے بازو کا سہارا لئے ہوئے تھے اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جارہی تھیں۔

(بخاری کتاب العیدین باب موعظۃ الامام النساء یوم العید)

خطبہ عید کی کس قدر اہمیت اور تاکید ہے

ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ دارقطنی میں ایک حدیث ہے کہ حضورؐ نے نمازعید کے بعد فرمایا کہ ہم خطبہ دیں گے، جو چاہے سننے کے لیے بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے چلا جائے، کیا یہ حدیث درست ہے؟ اس پر حضور انور نے اپنے مکتوب مؤرخہ 20/اکتوبر 2020ء میں درج ذیل جواب عطا فرمایا: جواب:۔ خطبہ عید کے سننے سے رخصت پر مبنی حدیث جسے آپ نے دارقطنی کے حوالہ سے اپنے خط میں درج کیا ہے، سنن ابی داؤد میں بھی روایت ہوئی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ حضورؐ نے خطبہ عید کے سننے کی اس طرح تاکید نہیں فرمائی جس طرح خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے اور اسے مکمل خاموشی کے ساتھ سننے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسی بنا پر علماء وفقہاء نے خطبہ عید کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ حضورؐ نے عید کے لیے جانے اور دعاء المسلمین میں شامل ہونے کو نیکی اور باعث برکت قرار دیا ہے اور اس کی یہاں تک تاکید فرمائی کہ ایسی خاتون جس کے پاس اپنی اوڑھنی نہ ہو وہ بھی کسی بہن سے عاریۃً اوڑھنی لے کر عید کے لیے جائے۔ اور ایام حیض والی خواتین کو بھی عید پر جانے کی اس ہدایت کے ساتھ تاکید فرمائی کہ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہ کر دعا میں شامل ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 27/ اکتوبر تا 02/ نومبر 2020ء (سیرت النبیؐ نمبر 2) زیر عنوان بنیادی مسائل کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ۔ صفحہ نمبر 29)

عید الفطر کے دن آنحضورؐ کی دیگر مصروفیات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں جاکر سب سے پہلے نماز عید پڑھایا کرتے تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ آنحضورؐ کے خطاب کے دوران لوگ صفوں میں ہی بیٹھے رہتے۔ آپ ان کو وعظ ونصیحت فرماتے ان کو تاکیدی احکام سے مطلع فرماتے۔ ان کو اپنے ارشادات سے نوازتے۔ اگر کسی گروہ کو کہیں روانہ کرنا ہوتا تو اس کا انتخاب فرمادیتے۔ اور اگر کسی شے کا حکم دینا ہوتا تو حکم دیتے پھر عید گاہ سے لوٹ آتے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی بغیر منبر)

کھیل کود کے دو دنوں کے مقابل عیدین: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ دو دن کھیل کود کے لئے منایا کرتے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا: ان دو دنوں کی کیا حقیقت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں بھی ان دنوں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ دوسرا عید الفطر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب صلوۃ العیدین)

عید کے دن نغمات گانا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ اس وقت انصار کی دو لڑکیاں میرے ہاں جنگ بعاث کے متعلق شعر گارہی تھیں۔ (اور یہ دونوں پیشہ ور گانے والی نہیں تھیں)۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کیا خدا کے رسول کے گھر میں شیطانی بانسریوں کے ساتھ (گانے گائے جارہے ہیں)۔ یہ واقعہ عید کے روز کا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: اے ابو بکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری عید ہے۔

(بخاری، کتاب العیدین، باب سنۃ العیدین لاھل الاسلام)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول پاکؐ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل نغمے گارہی تھیں۔ آپ منہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبیؐ کے پاس شیطانی آلات بجائے جارہے ہیں اس پر حضور حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ان کو کچھ نہ کہو جب حضور کی توجہ ہٹی تو میں نے اشارہ کیا تو وہ دونوں چلی گئیں۔

(بخاری کتاب العیدین۔ باب الحراب والدرق یوم العید)

عید کے دن مناسب کھیلوں کا انتظام اور ان کو دیکھنا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ عید کا دن تھا اور اسی روز کچھ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے میرے پوچھنے پر یا ازخود مجھے فرمایا کہ کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ اس پر آپ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کرلیا میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ انہیں کہتے تھے کہ اے بنی اَرفَدَہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا بس؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تو جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین۔ باب الحراب والدرق یوم العید)

قادیان میں عید الفطر

یکم جنوری 1903ء کو قادیان میں عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید حضرت حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس نماز کے متعلق اخبار ''البدر'' میں درج ذیل رپورٹ شائع ہوئی:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔

گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔

اتنے میں حکیم نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوش مبارک تک حسبِ دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔''

(بدر نمبر 11 جلد 1۔ 9 جنوری 1903ء صفحہ 85۔ ملفوظات جلد 2 صفحہ 627)

خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کے لیے ایک موقعہ پر ''ہدیہ عید''

یکم جنوری 1903ء بروز پنجشنبہ۔ حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عید کی مبارک صبح کو جو الہام بطور ہدیہ عید سنایا اور اس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وَھُوَ ھٰذَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی

وحی الٰہی کی ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے چاہئے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

اول ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

یُبْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا ۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ۔ :ترجمہ:۔ خدا جو رحمان ہے تیری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا خدا کا امر آرہا ہے تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری 1903ء و یکم شوال 1320ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔ اس سے پہلے 25 دسمبر 1902ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے۔

اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ ترجمہ:۔ میں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔

یہ پیشگوئیاں بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہو گی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہو گا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ:۔ چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو یہ بھی بقیہ صفحہ 14 پر

مبارک احمد گھمن ۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین سیرالیون

جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

مقابلہ حفظ قصیدہ فی مدح خاتم النبیینؐ

مجلس علمی جامعہ احمدیہ سیرالیون کے زیرِ انتظام مؤرخہ 16 فروری 2022ء کو مجلس علمی کے تین گروپس (نور، محمود، ناصر) کے مابین مقابلہ حفظ قصیدہ فی مدح خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ میں ہرسہ گروپس سے پانچ پانچ طلبانے شرکت کی۔ پہلی پوزیشن دو طلباعزیزم ابراہیم کوروما اور ابراہیم کاربو نے حاصل کی جبکہ عزیزم محمود سیڈیبی ،دوسری اورعزیزم مورلائی اے کمارا تیسری پوزیشن کے حقدار ٹھہرے۔

مقابلہ حفظِ قرآن

مجلس علمی جامعہ احمدیہ سیرالیون کے زیرِ انتظام مؤرخہ 23 فروری 2022ء کو مجلس علمی کے تینوں گروپس کے مابین مقابلہ حفظ قرآن منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ میں ہرسہ گروپس میں سے پانچ پانچ طلبا نے شرکت کی۔ پہلی پوزیشن عزیزم محمد یورو نے حاصل کی جبکہ عزیزم محمود سیڈیبی دوسری اورعزیزم سلیمان سو تیسری پوزیشن کے حقدار ٹھہرے۔عزیزم سانٹیگی بنگورہ کو حوصلہ افزائی کا خصوصی انعام دیا گیا۔

سیمینار بعنوان ’’جلسہ سالانہ کی اہمیت‘‘

مجلس ارشاد کے زیرِ انتظام مؤرخہ 6 فروری 2022ء کو جلسہ سالانہ کی اہمیت کے موضوع پر جامعہ احمدیہ سیرالیون میں سیمینار کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ درجہ ثالثہ کے طالب علم عزیزم ابراہیم ایس کوروما نے کی۔ درجہ رابعہ کے طالب علم عزیزم علی بی کانو نے نظم پیش کی۔ اس پروگرام میں تین تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر درجہ رابعہ کے طالب علم عزیزم محمد عثمان نے ’’جلسہ سالانہ کا تعارف‘‘ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر میں مکرم عبدالہادی صاحب قریشی استاد جامعہ احمدیہ نے ’’تاریخ جلسہ سالانہ سیرالیون‘‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار (پرنسپل جامعۃ المبشرین سیرالیون) نے ’’جلسہ سالانہ کی اہمیت‘‘ کی تفصیل بیان کی۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مجلس ارشاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کے زیرِ انتظام مؤرخہ 20 فروری 2022ء کو جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کرویا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ درجہ اولیٰ کے طالب علم عزیزم اسحاق کونڈوونے کی۔ درجہ رابعہ کے طالب علم عزیزم بشیرالدین کمارا نے نظم پیش کی۔ بعد ازاں پیشگوئی کے اردو الفاظ درجہ رابعہ کے عزیزم مرتضیٰ ایم بینڈو نے پڑھے اور عزیزم علی بی کانو نے انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس پروگرام میں تین تقاریر ہوئیں ، مکرم مولوی سلیمان حمزہ کمارا استاد جامعہ احمدیہ نے ’’سیرت حضرت مصلح موعودؓ‘‘ اور مکرم نعیم احمد گوہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات‘‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار (پرنسپل جامعۃ المبشرین سیرالیون) نے ’’حضرت مصلح موعودؓ کا مثالی بچپن‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

سیمینار بعنوان ’’اسلام میں جادو ٹونے اور بدعات کا رد‘‘

مجلس ارشاد کے زیرِ انتظام مؤرخہ 27 فروری 2022ء کو ’’اسلام میں جادو ٹونے اور بدعات کا رد‘‘ کے موضوع پر جامعہ احمدیہ سیرالیون میں سیمینار کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ درجہ ثالثہ کے طالب علم عزیزم ادریسہ ایس بی کاربو نے کی۔اور عزیزم ابراہیم ایس کوروما نے نظم پیش کی۔ اس پروگرام میں دو تقاریر ہوئیں ، مکرم مورلائی فورنا صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’ہمارے معاشرے کی بدعات‘‘ اور مکرم حامد علی بنگورا استاد جامعہ احمدیہ نے ’’جادو کی حقیقت توہمات اور ان کے نتائج ‘‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔اور آخر میں خاکسار (پرنسپل جامعۃ المبشرین سیرالیون) نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بقیہ: عید کا سبق ،غرباء پروری...... از صفحہ 3

کے ساتھ تناول فرمایا۔

قرآن کریم کے آخری پارہ میں جہاں مہدی اور اس کے زمانہ کی علامات درج ہیں وہاں یتیم ومسکین کی دیکھ بھال اور ان سے حسن سلوک کرنے کا بار بار ذکر دراصل ہمیں سبق دے رہا ہے کہ امام مہدی کے دور میں غریب پروری کم ہو جائے گی اور مہدی اور اس کے متوالے اور پروانے اس معدوم تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ اور آنحضورؐ نے ایک صحابی حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جو فرمایا تھا

سَلْمَانَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ۔ آج کا مامور بھی تو فارسی النسل ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اس فارسی النسل کی روحانی اولاد ہیں۔ ہاں ہمیں فخر ہے کہ ہم ان معنوں میں اس دنیا کے نجات دہندہ حضرت محمدؐ کے اہل بیت میں شامل ہیں۔

اس ناطہ سے ہم پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اپنے روحانی آقا اور اس روحانی خاندان کے سربراہ آقا و مولا حضرت محمدؐ کے نام نامی ، مقام و مرتبہ اور تعلیم کی حفاظت ہم پر فرض ہے یہ تبھی ممکن ہے کہ ہم میں سے ہر ایک آپؐ کی تعلیم کو حرز جان بنالے اور اس صحابیؓ کی طرح جس نے قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرلیا تھا صرف ایک حکم کی خاطر مدینہ کے گھر گھر کی کنڈی کھٹکھٹائی تھی تاوہ حکم بھی تکمیل کے بغیر نہ رہ جائے۔ آج قرآن کریم کے احکامات پر عمل کا مین دروازہ کھول کر اس کے اندر کی تعلیمات اسلامی کی صورت میں موجود ہر دروازہ اور کھڑکی کی کنڈی کھٹکھٹا کر اندر داخل ہونے کی ضرورت ہے۔

خصوصی طور پر عید کے روز آنحضورؐ کی اقتداء میں غرباء اور مساکین کے ساتھ عید منانی ہے۔ اپنے سے کم Status والے کے گھر جاکر تحائف کا تبادلہ کر کے عید کا مزہ دوبالا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر بچہ بچی اپنی عیدی میں سے کچھ اپنے سے کمتر کے لئے کچھ رقم نکالے۔ ہر آدمی کم از کم ایک گھر کا visit ضرور کرے۔ یہی تعلیم ہے جو قرآن و احادیث سے ملتی ہے اور ہمارے خلفاء کرام متعدد بارہمیں اس طرف متوجہ کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاکیزہ تعلیم پر نہ صرف عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ رمضان کے اس درس کو سارے سال پر محیط کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(ابو سعید)

سعدیہ طارق بزبان طارق علی کھوکھر

یاد رفتگان

میرے بڑے بھائی مکرم ملک فاروق احمد کھوکھر

میرے بھائی جان اپنے علاقے کی ایک معروف شخصیت تھے آپ ملک عمر علی کھوکھر رئیس ملتان کے بیٹے اور حضرت میر محمد اسحاقؓ کے نواسے تھے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے داماد تھے

اپنے علاقے میں آپ بہت ہر دلعزیز تھے رعب و دبدبہ بھی تھا، احمدی غیر احمدی سب آپ کا بہت احترام کرتے تھے، آپ کی وفات پر جماعت احمدیہ ملتان کے اکثر احباب نے افسوس کرتے ہوئے بار بار یہی کہا کہ ملتان کی جماعت میں بہت بڑا اخلاء پیدا ہو گیا ہے۔

آپکے جنازہ میں باوجود عقیدہ کی مخالفت کے غیراز جماعت لوگ بھی شامل ہوئے بلکہ بعض غیر احمدی عزیز رشتہ دار بھی تدفین میں شامل ہوئے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بھائی جان رشتہ داری کو ختم نہیں ہونے دیتے تھے سب سے ہمیشہ میل ملاپ رکھتے تھے۔

میں بھائی جان کا ذکر بحیثیت ایک بھائی کروں، باپ کروں یا بحیثیت ایک انسان کروں جس طرح بھی کروں آپ کی شخصیت کا احاطہ نہیں ہو سکتا، دوستوں کے دوست تھے دکھی لوگوں کے غمگسار تھے اور بچوں کے ساتھ بچہ تھے ان کے حلقہ احباب میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے، انتہائی نرم دل مگر مضبوط اعصاب کے آدمی تھے بڑی سے بڑی مشکل بھی ان کو پریشان نہیں کرتی تھی لیکن کسی عزیز کی چھوٹی سی تکلیف یا بیماری ان کو بے چین کر دیتی تھی۔

میں نے ابھی ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ ہمارے والد صاحب کی وفات ہو گئ مجھے میرے بھائی نے اپنی آغوش میں چھپا لیا مجھے کبھی بن باپ کے ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا ہمارے والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں میں دوسری والدہ سے پیدا ہوا تھا مگر بھائی نے کوئی فرق رکھا نہ کبھی سوتیلے پن کا احساس ہونے دیا، ہم سب بہن بھائی آپس میں ایسے ہی ہیں جیسے ایک ماں کے بچے ہوں الحمد للہ۔

میرے والد صاحب کی وفات کے وقت بھائی جان کی عمر صرف 22سال تھی نازوں میں پرورش ہوئی تھی سب کی آنکھوں کا تارا تھے اکلوتے بھائی کی پہلوٹھی اولاد ہونے کے ناتے پھوپھیوں کی بھی آنکھ کا تارا تھے ابھی نوجوانی کی عمر تھی کہ اباجان کی ناگہانی وفات نے سب کو ہلا کر رکھ دیا اور بھائی جان کو ناز نخرے بھلا کر ایک ذمہ دار شخص بنا دیا، دو والدائیں سات بہن بھائی جو سب ہی چھوٹے تھے۔ ان سب کی ذمہ داری بھائی جان پر آن پڑی جس کو ادا کرنے کی انہوں نے حتی المقدور کوشش اور ہمت کی

میرے والد صاحب کے علاوہ میرے ددھیال میں کوئی بھی احمدی نہیں تھا اباجان اکیلے بھائی تھے تین بہنیں تھیں جو سب غیر احمدی بااثر بڑے زمینداروں میں بیاہی ہوئی تھیں ابا جان خود بھی علاقے کے رئیس تھے ایک خاص زمیندارا ماحول تھا

ان حالات و واقعات میں بھائی جان نے اپنے ابا کی ساکھ کو ہمیشہ برقرار رکھا اور احمدیت کو اپنا طرہ امتیاز بنائے رکھا۔

میری شادی بہن بھائیوں میں سب سے آخر میں ہوئی میری شادی کے بعد ایک دن بھائی جان نے مجھے کہا کہ اب میں اپنے باپ کی ذمہ داریوں سے فارغ ہوا ہوں، اور ساتھ ہی اپنے بچوں کی ذمہ داریوں کا وقت آ گیا ہے۔ گویا ان کی زندگی صرف ذمہ داریاں نبھاتے ہی گزر گئ۔

بھائی جان اپنی والداؤں کے انتہائی مؤدب بیٹے تھے ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے دور نزدیک کے سب رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے انتہائی مہمان نواز تھے بس نہیں چلتا تھا کہ گھر میں موجود ہر چیز مہمان کو پیش کر دیں مہمان نوازی ان پر ختم تھی امیر غریب سب کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔

صلہ رحمی کا بہت خیال رکھتے تھے ایک قریبی عزیز نے بتایا کہ ایک بار ہماری والدہ بچوں کی فیس کے لئے پریشان تھیں گھر سے نکلیں کہ خدا تعالیٰ کہیں سے کوئی وسیلہ پیدا کر دئے گا، اچانک سامنے سے فاروق ایک فرشتے کی صورت میں آیا میرا حال احوال دریافت کیا اور میرے ہاتھ میں کچھ رقم رکھ کر آگے چل دیا میرے لئے خدا نے ان کو وسیلہ بنا کر بھیجا۔

بھائی جان بہت غریب پرور تھے غریب رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ جماعت میں مالی طور پر کمزور لوگوں کو بھی گندم وغیرہ ان کے گھر پہنچاتے، اسی طرح جماعت میں یا غیراز جماعت کسی عزیز یا زمینوں پر کسی گھر میں وفات ہو جاتی تو ان کی کوشش ہوتی تھی کہ کھانا، ناشتہ سب سے پہلے بھجوا دیں۔

عید کے موقع پر جماعت میں سب بزرگ لوگوں کے گھر عید کی نماز کے بعد عید ملنے جاتے اس کے بعد غیر احمدی عزیزوں کے گھر بھی عید ملنے جاتے تھے، بھائی جان نے کبھی بھی کسی سے تعلق نہیں توڑا بعض رشتہ دار مذہب کا فرق کرتے تھے لیکن بھائی جان ہمیشہ اپنا فرض پورا کرتے رہے۔

بھائی جان نے بے شمار یتیم بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی ان کو ڈگری دلوا کر اپنے پیروں پر کھڑا کیا ان میں بعض کو اپنے پاس منشی رکھ کر تنخواہ بھی دیتے رہے اور ان کی تعلیم کا بوجھ بھی اٹھائے رکھا۔

جماعت کی خدمت کے لئے بھائی جان کا دل بہت فراخ تھا جماعتی اجلاس اجتماعات میٹنگز ہر طرح کے مواقع پر ان کا گھر اور جیب کھلی رہتی تھی، اکثر مواقع پر اپنی طرف سے ہی ضیافت کا انتظام بھی کرتے تھے، امارت کے دور میں بیگم کو کہہ رکھا تھا کہ چھ سات لوگوں کا کھانا ہر وقت تیار رہے اس کے علاوہ جب اسیران ساہیوال ملتان ملٹری کورٹ پیشی پر جب بھی آتے تھے ان کا اور ساتھ آنے والے تمام لوگوں کے کھانے کا انتظام بھائی جان کرتے تھے۔

اب تو جگہ جگہ ریسٹورنٹ وغیرہ کھل گئے ہیں لیکن اس سے پہلے ملتان کے گرد و نواح سے احمدی لوگ شہر میں کسی کام کے لئے بھی آتے تو ان کا پڑاؤ 44 قاسم روڈ ملک صاحب کا گھر ہی ہوتا تھا کھانے کے علاوہ اگر رات رکنا پڑتا تو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا وہ بھائی جان کے گھر ہی ٹھہر جاتے تھے۔

70 کے الیکشن میں بھائی جان نے دن رات کام کیا اپنے ہر طرح کے

وسائل اور تعلقات کو بروئے کار لائے اس کے علاوہ والد صاحب مرحوم کا اثر رسوخ بھی بہت کام آیا اسی طرح 1974 اور 1984 کے مشکل حالات میں بھی بہت کام کیا۔

بھائی جان جماعتی چندہ جات اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرتے تھے کچھ سال بھائی جان کے چندہ پر کسی وجہ سے پابندی لگی تو بھائی جان بہت رنجیدہ ہوئے کہ مالی قربانی سے محروم ہو گیا ہوں اس رنجیدگی کی تلافی کے لئے انہوں نے باقی گھر والوں کے وعدہ جات بڑھا دئے تا کہ جماعتی بجٹ پر فرق نہ پڑے۔

بھائی جان کو اپنی وصیت کی ادائیگی کی بہت فکر تھی اور انہوں نے کوشش کر کے وصیت کا زیادہ حصہ زندگی میں ہی ادا کر دیا الحمد للہ۔

بھائی جان کی وفات پر جتنے لوگوں کے فون یا تعزیت کے میسج آئے ہیں ہر ایک نے بھائی جان کے کسی نہ کسی احسان کا ذکر کیا ہے جن کا ہمیں علم نہیں تھا بہر حال واقعات و حالات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا ذکر ایک مضمون میں نہیں ہوسکتا وہ larger than life تھے

دعا ہے اللہ تعالیٰ بھی بھائی جان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

اعلان ولادت

مکرم حافظ لبیب احمد طاہر صاحب یہ خوشخبری دیتے ہیں:۔

الحمد للہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 14/ اپریل بروز جمعرات خدا تعالیٰ نے خاکسار حافظ لبیب احمد طاہر و اہلیہ کاوش عابد کو بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔

پیارے آقا نے ازراہ شفقت بچہ کا نام احنف احمد رکھا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم طاہر احمد کھوکھر مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی محمد شریف کھوکھر معلم وقف جدید کا پڑپوتا ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا زچہ و بچہ کو صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے اور جماعت کا بہترین خادم بنائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14/اپریل 2022ء بروز جمعرات دوپہر 12 بجے اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر دو نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

1- مکرم عبدالقیوم کھوکھر صاحب (واٹفورڈ۔ یوکے)

11/اپریل 2022 کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 27 سال قبل کوٹلی آزاد کشمیر سے یوکے شفٹ ہوئے۔ مرحوم کے والد مکرم الف دین صاحب نے 1930 میں بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم کے چچا منشی علم دین صاحب کو 1979 میں کوٹلی میں شہید کر دیا گیا تھا۔ آپ نے عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزاری اور ہمیشہ دوسروں کی مدد اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ آزاد کشمیر میں ان کے گھر میں کنویں کا پانی نکلنے میں مشکل تھی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھا تو کھدائی کرنے پر پانی نکل آیا جس سے علاقہ کے بہت سے افراد اب بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ بہت فخر سے کہا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا سے یہ پانی نکلا ہے۔ آپ کو لوکل جماعت میں ایک عرصہ تک بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بڑی باقاعدگی سے نماز جمعہ کے لئے واٹفورڈ سے صبح کی ٹرین پر لندن مسجد فضل یا بیت الفتوح میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

2- مکرمہ خاور منصور ملہن صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ منصور احمد ملہن صاحب (نیو مالڈن۔ یوکے)

8/اپریل 2022 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (سابق امیر جماعت لاہور) کی بھانجی اور مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب (نائب امیر جماعت امریکہ) کی خالہ تھیں۔ آپ 1975 میں یوکے آئی تھیں۔ اپنی جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دیندار، بہت ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک بزرگ خاتون تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم محمد سلیم قمر صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب

9 فروری 2022 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد اور درویش صفت انسان تھے۔ راولپنڈی میں اپنے حلقہ کے صدر جماعت کے علاوہ آپ نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرمہ سیدہ زہرہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب (کینیڈا)

9 مارچ 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ نے بھارت میں لمبا عرصہ بطور صوبائی صدر لجنہ کشمیر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ محکمہ تعلیم حکومت جموں وکشمیر سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بچوں کے پاس کینیڈا منتقل ہو گئی تھیں۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والی، مہمان نواز اور ایثار کے جذبہ سے سرشار ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3- مکرم محمد اسحاق منگلا صاحب ابن مکرم عبدالقدیر منگلا صاحب

3 اکتوبر 2021 کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ کے علاوہ اپنی جماعت کے سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ دینی اور اخلاقی لحاظ سے بہت اچھے تھے۔

4- مکرم چوہدری بشیر احمد گورائیہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

5 فروری 2022 کو 102 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1974 کے فسادات میں بڑی خدمات سرانجام دیں۔ مغلپورہ (لاہور) میں سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد اور ایک نیک فطرت انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ گھر میں باقاعدگی سے نماز باجماعت کا اہتمام کرتے اور ہر نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

5- مکرم ملک منیر احمد صاحب ابن مکرم فضل داد صاحب

6 فروری 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم ابتدائی تعلیم کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے اور 1965 اور 1971 کی جنگوں میں حصہ لیا اور حکومت پاکستان کی طرف سے چار فوجی اعزازات حاصل کئے۔ 1977 میں پرائیویٹ ملازمت کے سلسلہ میں دبئی چلے گئے اور وہاں نمازوں اور چندوں کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ 1996 میں ربوہ آگئے اور اعزازی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا جس کے بعد آپ کو وکالت مال اوّل میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے 18 سال تک دارالفتوح شرقی ربوہ کے صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خلافت کے فدائی اور جماعت کیلئے بہت غیرت رکھنے والے ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

6- مکرمہ ثریا بی بی صاحبہ (ہمبرگ۔ جرمنی)

28 فروری 2022 کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ بہت نیک اور اچھے اخلاق کی مالک تھیں۔ ماہانہ اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی بڑی پابندی کے ساتھ بروقت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم فضل احمد کھوکھر صاحب جماعت ہمبرگ میں سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

7- مکرم بابر محمود بسراء صاحب ایڈووکیٹ

آپ کو 12 مارچ 2022 کو احمد نگر کے قریب قتل کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے محلہ ناصر آباد جنوبی میں زعیم خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس سال محلہ میں سیکرٹری امور عامہ منتخب ہوئے اور آجکل قضاء میں بطور وکیل خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت ملنسار، ہنس مکھ اور مہربان اور واقفین زندگی کا خیال رکھنے والے نیک انسان تھے۔ غرباء اور بیوگان کے کام بغیر اجرت لئے کر دیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے تمام مرحومین کے لواحقین تعزیت قبول کریں)

رپورٹ: لقمان فرید احمد۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

چودھواں سالانہ ریجنل جلسہ گراں لاؤو، آئیوری کوسٹ

گراں لاؤو (Grand-Lahou) ریجن کو امسال اپنا چودھواں سالانہ ریجنل جلسہ مورخہ 26 اور 27 مارچ 2022 بروز ہفتہ اتوار منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔جس میں امیرومشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب نے مع اراکین مجلس عاملہ بطورمہمان خصوصی شرکت کی۔یہ جلسہ بمقام ناندی بو ایک (Nandibo-1) منعقد ہوا۔ریجنل جلسہ کے انتظامات خاکسار (مکرم لقمان فرید احمد صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ) کی نگرانی میں انجام پائے۔جس کے لئے جلسہ سے قبل ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا نیز انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے متعدد میٹنگز بھی کی گئیں۔اسی طرح ریجن کی تمام جماعتوں میں باقاعدہ جلسہ میں شمولیت کے پیغامات بھجوائے گئے۔جلسہ میں شرکت کے لیے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ایک روز قبل بروز جمعۃ المبارک ہی شروع ہوگیا تھا چنانچہ اسی روز سے ہی شعبہ حاضری نے اپنا کام شروع کر دیا۔

امیرصاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب نیشنل عاملہ کے ممبران کے ساتھ بروز ہفتہ 26 مارچ کو جلسہ گاہ پہنچ گئے۔جلسہ کا باقاعدہ آغاز بروز ہفتہ بعد نماز ظہروعصر لوائے احمدیت وقومی پرچم لہرانے کے ساتھ ہوا۔صدارت مکرم امیرومشنری انچارج صاحب نے کی۔تلاوت قرآن کریم اورفرنچ زبان میں ترجمہ کے بعدنظم پڑھی گئی۔جس کے بعد مکرم بامباکوتوبو صاحب نے مقامی روایات کے مطابق حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب بعنوان ''مثالی احمدی، حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں'' فرمایا۔بعد ازاں مکرم صلہ ابراہیم صاحب لوکل معلم سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے موضوع پر تقریر کی۔اس کے بعد مکرم صدیق جالو صاحب نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زندگی کے بعض پہلوؤں سے روشنی اخذ کر کے بکھیری۔اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔بعد ازادائیگی نماز مغرب و عشا مکرم امیر صاحب نے مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے جماعتی نمائندگان کے ساتھ میٹنگ کی۔اس کے بعد حاضرین جلسہ کو کھانا پیش کیا گیا۔کھانے کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حاضرین جلسہ نے سوالات کئے اور معلمین ومبلغین سلسلہ کی جانب سے ان کے جوابات دیئے گئے۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد اور فجر سے ہوا۔جس کے بعد مکرم کونے سلیمان صاحب نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا۔اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے ریجن سے آئے ہوئے خدام سے میٹنگ کی۔دوسرے دن کے پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم اورفرنچ ترجمہ کے ساتھ ہوا۔اس سیشن کی سب سے پہلی تقریر مکرم کونے عبدالکریم صاحب معلم سلسلہ نے نظام خلافت پر کی۔اس کے بعد مکرم بالو احمد صاحب معلم سلسلہ نے نظام جماعت اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔بعد ازاں مکرم بامباکوتوبو صاحب نے اپنے قبولیت احمدیت اور اپنی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات بیان کئے۔اس کے بعد مکرم کیئیما عمر صاحب نے مسلمان نوجوان نسل اور دہشت گردی کا رجحان کے موضوع پر تقریر کی۔بعد ازاں

نیشنل صدران برائے ذیلی تنظیم انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ نے خطاب کیا۔اس کے بعد جلسہ میں آئے ہوئے معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مکرم امیر صاحب نے مہمانان خصوصی کو جماعتی لٹریچر پیش کیا۔جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم امیر صاحب نے بعنوان ''رمضان المبارک کی اہمیت'' کی اور شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا دعا کروائی اور جلسہ کا باقاعدہ اختتام ہوا۔نماز ظہروعصر کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

بفضلہ تعالیٰ امسال ریجن گراں لاؤو کو اپنا چودھواں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ میں الحمدللہ شاملین کی کل تعداد 1068 رہی جس میں 17 مختلف جماعتوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔جبکہ جلسہ میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ نیشنل عاملہ کے بعض اراکین مثلاً صدر صاحب خدام الاحمدیہ، نیشنل صدر صاحبہ لجنہ، نمائندہ صدر صاحب انصار اللہ و دیگر نے شرکت کی۔جبکہ اس جلسہ میں چھ لوکل معلمین اور دوسنٹرل مبلغین کرام بھی شامل ہوئے۔اس جلسہ میں کئی ایک مقامی غیر احمدی امام اور چار سیکیورٹی افسران نے بھی شرکت کی۔جلسہ کے دوران جماعتی کتب اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے سلسلہ کی تصاویر کی نمائش لگائی گئی جس سے بہت سے احباب جماعت اور غیر احمدی افراد نے استفادہ کیا۔اسی طرح عطیہ خون کا پروگرام بھی جلسہ کا حصہ تھا جس کے تحت 46 خون کی بوتلیں عطیہ کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ کے پروگرامز کی تشہیر کے لئے سوشل میڈیا سے استفادہ کیا گیا۔نیز ایم ٹی اے آئیوری کوسٹ نے بھی جلسہ کی کوریج کی اور بعد ازاں اسے یوٹیوب اکاونٹ پر اپلوڈ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو افراد جماعت کی تربیت کا ذریعہ بنائے نیز شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے نیز جماعت گراں لاہو کے اموال و نفوس میں برکت عطا کرے۔آمین

آج کی دعا

عید کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيشَةً تَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فَجْأَةً وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِيَّةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنَى وَالتُّقَى وَالْهُدَى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي دِينِكَ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(مجمع الزوائد، بَابُ الدُّعَاءِ يَوْمَ الْعِيدِ حدیث: 3226)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے تقویٰ شعار زندگی اور بے عیب موت چاہتے ہیں۔اور لوٹنے کی ایسی جگہ جہاں رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔اے اللہ! ہمیں یکدم کسی حادثہ سے ہلاک نہ کرنا نہ ہی اچانک گرفت کرنا۔ہمیں اپنے حق اور وصیت کی ادائیگی سے پہلے جلدی میں واپس نہ بلا لینا۔اے اللہ! ہم تجھ سے پاک دامنی، غناء، تقویٰ، ہدایت اور دنیا و آخرت کے بہترین انجام کی دعا کرتے ہیں۔اور ہم تجھ سے شک، اختلاف، ریاء اور تیرے دین میں اظہارِ شہرت سے پناہ مانگتے ہیں۔اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ عیدین کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی یہ دعا ہوا کرتی تھی۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: عید الفطر اور اس کے مسائل...... از صفحہ 9

خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم عنقریب ان نشانوں کے متعلق بھی ایک اشتہار شائع کریں گے جو اخیر دسمبر 1902ء تک گزشتہ سالوں میں ظہور میں آچکے ہیں۔

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

یکم جنوری 1903ء

(ملفوظات جلد 2صفحہ 625 تا 627 مطبوعہ ربوہ)

عید کی خوشیوں کو بڑھانے کا ایک بڑا ہی لطیف طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 12جولائی 1983ء کوعید الفطر کے روز خطبہ عید میں بیان فرمایا:۔

’’عید میں لذت کیا ہے۔ مثلاً آج عید کی نماز کے بعدضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تموّل کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کرغریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد ازضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا۔ غریب بچوں کو دیں تا کہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اُٹھائیں، کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ آپ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اورقسم کی عیدمناتے ہیں ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سُکھ بانٹیں گے۔۔۔۔ ان کے حالات دیکھیں گے تو مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی تو کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تُونے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آ کر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذّت پائیں کہ دنیا کے قہقہوں اورمسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے۔

یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی یہی عیدیں تھی جو خدا نے عطا کی تھیں۔لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مضمون کو بھلا دیا۔ اپنی عید کے رنگ بگاڑ دیے تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دُور جا پڑے۔ ان کے لئے وہ عیدیں، عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے‘‘

(الفضل26جولائی1983ء صفحہ نمبر 1تا5)

فقہی کارنر

شوال کے روزے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ شوال کے مہینے میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دوتین سال آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کوعلم نہ ہو وہ سُن لیں اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں۔ چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

(الفضل 8 جون 1922ء صفحہ7)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

پیغام حق

چاہیے کہ جب تو کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 441)

تبلیغ کے سلسلے میں ایک زریں اصول یہی ہے کہ پیغام حق پہنچانے کے کام کو تسلسل کے ساتھ بغیر ناامید ہوئے آہستہ آہستہ کیا جائے۔ بہت بحثیں کرنے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ فوری نتائج کی امید میں انسان گھبرا کر پیغام حق پہنچانے کے کام کو چھوڑ دیتا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

30 اپریل 2022ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:30	18:45
مدینہ منورہ	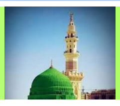	04:24	18:51
قادیان		04:15	19:08
ربوہ		03:55	18:48
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:08	20:23